روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
ہفتہ 10 نومبر 2012ء 24 ذوالحج 1433 ہجری 10 نبوت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 260

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رسول کریمؐ کچھ بیمار تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج کچھ بیماری کا اثر آپ پر نمایاں ہے۔ فرمانے لگے ’’اس کمزوری‘‘ کے باوجود آج رات میں نے طویل سورتیں نماز تہجد میں پڑھی ہیں۔ (الوفا باحوال المصطفیٰ للجوزی ص511 بیروت)

صحابہ کرام رسول اللہؐ کی کثرت عبادت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ اس قدر لمبی نمازیں پڑھتے اور اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپؐ کے پاؤں سوج جاتے۔ آپؐ سے عرض کی گئی کہ اس قدر مشقت کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ آپؐ کی بخشش کا اعلان فرما کر آپ کو معصوم و بے گناہ قرار دے چکا ہے تو آپؐ نے فرمایا اے عائشہ! کیا میں (اس نعمت پر) عبادت گزار اور شکر گزار انسان نہ بنوں؟ (بخاری کتاب التفسیر باب لیغفر لك اللّٰہ ماتقدم:4459)

عبادت الٰہی کی خاطر آرام طلبی ہرگز پسند نہ تھی۔ ایک رات حضرت حفصہؓ نے آپ کے بستر کی چار تہیں کر دیں۔ صبح آپؐ نے فرمایا ’’رات تم نے کیا بچھایا تھا۔ اسے اکہرا کردو اس نے مجھے نماز سے روک دیا ہے۔‘‘ (الشمائل النبویہ للترمذی باب ماجاء فی فراش رسول اللّٰہ)

قرآن کی تلاوت بھی ایک عبادت ہے۔ نبی کریمؐ کو تلاوت کلام پاک سے بھی خاص شغف تھا۔ روزانہ سورتوں کی مقررہ تعداد عشاء کے وقت تلاوت فرماتے، پچھلی رات بیدار ہوتے تو کلام الٰہی زبان پر جاری ہوتا۔ (عموماً آل عمران کا آخری رکوع تلاوت فرمایا کرتے) رات کے وقت نماز میں نہایت وجد اور ذوق وشوق سے ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ’’کبھی پوری رات آپ قیام فرماتے۔ سورہ بقرہ، آل عمران اور سورہ نساء تلاوت کرتے۔ جب کوئی عذاب کی آیت آتی تو خدا سے پناہ طلب کرتے اور جب کوئی رحمت کی آیت آتی تو اس کے لئے دعا کرتے۔‘‘

(نسائی کتاب الافتتاح باب مسألة القاری اذا مرّبآیة رحمة:999۔ ترجمہ از اسوہ انسان کامل)

وضو اور تیمم کا طریق

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کی طرف جانے کے لئے اٹھو تو اپنے چہروں کو دھولیا کرو اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک۔ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں بھی دھولیا کرو اور اگر تم جنبی ہو تو (پورا غسل کرکے) اچھی طرح پاک صاف ہو جایا کرو۔ اور اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی حوائجِ ضروریہ سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم نے عورتوں سے تعلق قائم کیا ہو اور اس حالت میں تمہیں پانی نہ ملے تو خشک پاکیزہ مٹی کا تیمّم کرو اور اپنے چہروں اور ہاتھوں پر اس سے مسح کر لیا کرو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی ڈالے لیکن چاہتا ہے کہ تمہیں بہت پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت تمام کرے تا کہ تم شکر کیا کرو۔ (المائدہ:7)

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ڈاکٹرز کی ضرورت

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں مندرجہ ذیل میڈیکل سٹاف کی ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد سے درخواست ہے کہ اپنی CV امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ادارہ میں بھجوا دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’......ڈاکٹروں میں تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ مغربی ممالک سے چاہے وہ تین تین مہینہ کے لئے جائیں اور پاکستان کے ڈاکٹرز کم از کم تین سال سے چھ سال تک کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں......اس لئے احمدی ڈاکٹرز خاص طور پر کارڈیالوجسٹ ، ہارٹ سرجن اور انستھیز یا والے اپنے آپ کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کیلئے پیش کریں۔

1- Cardiologist (Non- Invasive/ Intervention.
2- Cardiac Surgery (Adult/ Congenital)
3- Cardiac Electro Physiologist
4- Cardiac Anesthetist
5- Cardiac Pathologist
6- Cardiac Radiologist
7- Nephrologist
8- ICU/CCU Trained Staff Nurse.

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

ضرورت سٹاف

نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سکول نصر بلاک دارالنصر غربی اقبال ربوہ میں کمپیوٹر لیب اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم ایف ایس سی/آئی سی ایس ہو۔ نیز کمپیوٹر لیب چلانے کا دو سال کا تجربہ رکھتے ہوں۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مورخہ 15 نومبر 2012ء تک بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن تحریر کر کے خاکسار کو بھجوا دیں۔ درخواست صدر جماعت / امیر جماعت کی تصدیق شدہ ہو۔ (پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 7

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

کفار مکہ کی ابو طالب کے پاس شکایت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استقلال

جب یہ تعلیمیں بار بار مکہ والوں کو سنائی جانے لگیں اور شریف الطبع لوگوں کی رغبت اسلام کی طرف بڑھنے لگی تو ایک دن مکہ کے سردار جمع ہو کر آپ کے چچا ابو طالب کے پاس آئے اور اُن سے کہا کہ آپ ہمارے رئیس ہیں اور آپ کی خاطر ہم نے آپ کے بھتیجے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کچھ نہیں کہا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ آپ کے ساتھ ہم آخری فیصلہ کریں یا تو آپ اُسے سمجھائیں اور اس سے پوچھیں کہ آخر وہ ہم سے چاہتا کیا ہے۔ اگر اُس کی خواہش عزت حاصل کرنے کی ہے تو ہم اسے اپنا سردار بنانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر وہ دولت کا خواہش مند ہے تو ہم میں سے ہر شخص اپنے مال کا کچھ حصہ اُس کو دینے کے لئے تیار ہے۔ اگر اُسے شادی کی خواہش ہے تو مکہ کی ہر لڑکی جو اُسے پسند ہو اُس کا نام لے ہم اُس سے اُس کا بیاہ کرانے کے لئے تیار ہیں۔ ہم اِس کے بدلہ میں اُس سے کچھ نہیں چاہتے اور کسی بات سے نہیں روکتے۔ ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے بتوں کو بُرا کہنا چھوڑ دے۔ وہ بیشک کہے خدا ایک ہے مگر یہ نہ کہے کہ ہمارے بت بُرے ہیں۔ اگر وہ اتنی بات مان لے تو ہماری اس سے صلح ہو جائے گی۔ آپ اُسے سمجھائیں اور ہماری تجویز کے قبول کرنے پر آمادہ کریں۔ ورنہ پھر دو باتوں میں سے ایک ہو گی یا آپ کو اپنا بھتیجا چھوڑنا پڑے گا یا آپ کی قوم آپ کی ریاست سے انکار کر کے آپ کو چھوڑ دے گی۔ ابو طالب کے لئے یہ بات نہایت ہی شاق تھی۔ عربوں کے پاس روپیہ پیسہ تو تھوڑا ہی ہوتا تھا ان کی ساری خوشی اُن کی ریاست میں ہوتی تھی۔ رؤساء قوم کے لئے زندہ رہتے تھے اور قوم رؤساء کے لئے زندہ رہتی تھی۔ یہ بات سن کر ابو طالب بیتاب ہو گئے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُلوایا اور کہا کہ اے میرے بھتیجے! میری قوم میرے پاس آئی ہے اور اس نے مجھے یہ پیغام دیا ہے اور ساتھ ہی انہوں نے مجھے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اگر تمہارا بھتیجا ان باتوں میں سے کسی ایک بات پر بھی راضی نہ ہو تو پھر ہماری طرف سے ہر ایک قسم کی پیشکش ہو چکی ہے اگر وہ اس پر بھی اپنے طریقہ سے باز نہیں آتا تو آپ کا کام ہے کہ اسے چھوڑ دیں اور اگر آپ اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوں تو پھر ہم لوگ آپ کی ریاست سے انکار کر کے آپ کو چھوڑ دیں گے۔ جب ابو طالب نے یہ بات کی تو اُن کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اُن کے آنسوؤں کو دیکھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے اور آپ نے فرمایا اے میرے چچا! میں یہ نہیں کہتا کہ آپ اپنی قوم کو چھوڑ دیں اور میرا ساتھ دیں۔ آپ بیشک میرا ساتھ چھوڑ دیں اور اپنی قوم کے ساتھ مل جائیں۔ لیکن مجھے خدائے وحدہ لاشریک کی قسم ہے کہ اگر سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لا کر کھڑا کر دیں تب بھی میں خدا تعالیٰ کی توحید کا وعظ کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ میں اپنے کام میں لگا رہوں گا جب تک خدا مجھے موت دے۔ آپ اپنی مصلحت کو خود سوچ لیں۔ یہ ایمان سے پُر اور یہ اخلاص سے بھرا ہوا جواب ابو طالب کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی تھا۔ اُنہوں نے سمجھ لیا کہ گو مجھے ایمان لانے کی توفیق نہیں ملی لیکن اِس ایمان کا نظارہ دیکھنے کی توفیق ملنا ہی سب دولتوں سے بڑی دولت ہے اور آپ نے کہا اے میرے بھتیجے! جا اور اپنا فرض ادا کرتا رہ۔ قوم اگر مجھے چھوڑنا چاہتی ہے تو بیشک چھوڑ دے میں تجھے نہیں چھوڑ سکتا۔

حبشہ کی طرف ہجرت

جب مکہ والوں کا ظلم انتہاء کو پہنچ گیا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے ساتھیوں کو بُلوایا اور فرمایا مغرب کی طرف سمندر پار ایک زمین ہے جہاں خدا کی عبادت کی وجہ سے ظلم نہیں کیا جاتا۔ مذہب کی تبدیلی کی وجہ سے لوگوں کو قتل نہیں کیا جاتا وہاں ایک منصف بادشاہ ہے، تم لوگ ہجرت کر کے وہاں چلے جاؤ شاید تمہارے لئے آسانی کی راہ پیدا ہو جائے۔ کچھ مسلمان مرد اور عورتیں اور بچے آپ کے اس ارشاد پر ایبے سینیا کی طرف چلے گئے۔ ان لوگوں کا مکہ سے نکلنا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ مکہ کے لوگ اپنے آپ کو خانہ کعبہ کا متولّی سمجھتے تھے اور مکہ سے باہر چلے جانا ان کے لئے ایک نا قابل برداشت صدمہ تھا۔ وہی شخص یہ بات کہہ سکتا تھا جس کے لئے دنیا میں کوئی اور ٹھکانہ باقی نہ رہے۔ پس ان لوگوں کا نکلنا ایک نہایت ہی دردناک واقعہ تھا۔ پھر نکلنا بھی اُن لوگوں کو چوری ہی پڑا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر مکہ والوں کو معلوم ہو گیا تو وہ ہمیں نکلنے نہیں دیں گے اور اس وجہ سے وہ اپنے عزیزوں اور پیاروں کی آخری ملاقات سے بھی محروم جا رہے تھے۔ اُن کے دلوں کی جو حالت تھی سو تھی، اُن کے دیکھنے والے بھی ان کی تکلیف سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ چنانچہ جس وقت یہ قافلہ نکل رہا تھا حضرت عمرؓ جو اُس وقت تک کافر اور اسلام کے شدید دشمن تھے اور مسلمانوں کو تکلیف دینے والوں میں سے چوٹی کے آدمی تھے اتفاقاً اُس قافلہ کے بعض افراد کو مل گئے۔ اُن میں ایک صحابیہ اُمِّ عبداللہ نامی بھی تھیں۔ بندھے ہوئے سامان اور تیار سواریوں کو جب آپ نے دیکھا تو آپ سمجھ گئے کہ یہ لوگ مکہ کو چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا اُمِّ عبداللہ یہ تو ہجرت کے سامان نظر آ رہے ہیں۔ اُمِّ عبداللہ کہتی ہیں میں نے جواب میں کہا ہاں خدا کی قسم! ہم کسی اور ملک میں چلے جائیں گے کیونکہ تم نے ہم کو بہت دکھ دیئے ہیں اور ہم پر بہت ظلم کئے ہیں ہم اُس وقت تک اپنے ملک میں نہیں لوٹیں گے جب تک خدا تعالیٰ ہمارے لئے کوئی آسانی اور آرام کی صورت نہ پیدا کر دے۔ اُمِّ عبداللہ بیان کرتی ہیں کہ عمر نے جواب میں کہا اچھا خدا تمہارے ساتھ ہو اور میں نے اُن کی آواز میں رقت محسوس کی جو اِس سے پہلے میں نے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ پھر وہ جلدی سے منہ پھیر کر چلے گئے اور میں نے محسوس کیا کہ اِس واقعہ سے ان کی طبیعت نہایت ہی غمگین ہو گئی ہے۔

جب اُن لوگوں کے ہجرت کرنے کی مکہ والوں کو خبر ہوئی تو اُنہوں نے ان کا تعاقب کیا اور سمندر تک ان کے پیچھے گئے مگر یہ قافلہ اِن لوگوں کے سمندر تک پہنچنے سے پہلے ہی حبشہ کی طرف روانہ ہو چکا تھا۔ جب مکہ والوں کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ایک وفد بادشاہِ حبشہ کے پاس بھیجا جائے جو اُسے مسلمانوں کے خلاف بھڑکائے اور اُسے تحریک کرے کہ وہ مسلمانوں کو مکہ والوں کے سپرد کر دے تا کہ وہ اُنہیں ان کی اِس شوخی کی سزا دیں کہ رؤسائے شہر کے ظلموں کو برداشت نہ کرتے ہوئے وہ مکہ سے کیوں بھاگ گئے تھے۔ اِس وفد میں عمرو بن العاص بھی تھے جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے اور مصر اُنہی کے ہاتھوں فتح ہوا۔ یہ وفد حبشہ گیا اور بادشاہ سے ملا اور امرائے دربار کو اُنہوں نے خوب اُکسایا، لیکن اللہ تعالیٰ نے بادشاہِ حبشہ کے دل کو مضبوط کر دیا اور اُس نے باوجود اِن لوگوں کے اصرار کے اور باوجود درباریوں کے اصرار کے مسلمانوں کو کفّار کے سپرد کرنے سے انکار کر دیا۔ جب یہ وفد ناکام واپس آیا تو مکہ والوں نے ان مسلمانوں کو بُلانے کے لئے ایک اور تدبیر سوچی اور وہ یہ کہ حبشہ جانے والے بعض قافلوں میں یہ خبر مشہور کر دی کہ مکہ کے سب لوگ مسلمان ہو گئے ہیں۔ جب یہ خبر حبشہ پہنچی تو اکثر مسلمان خوشی سے مکہ کی طرف واپس لوٹے مگر مکہ پہنچ کر اُن کو معلوم ہوا کہ یہ خبر محض شرارتاً مشہور کی گئی تھی اور اس میں کوئی حقیقت نہیں۔ اس پر کچھ لوگ تو واپس حبشہ چلے گئے اور کچھ مکہ میں ہی ٹھہر گئے۔ اِن مکہ میں ٹھہرنے والوں میں سے عثمان بن مظعونؓ بھی تھے جو مکہ کے ایک بہت بڑے رئیس کے بیٹے تھے۔ اِس دفعہ ان کے باپ کے ایک دوست ولید بن مغیرہ نے ان کو پناہ دی اور وہ امن سے مکہ میں رہنے لگے۔ مگر اس عرصہ میں انہوں نے دیکھا کہ بعض دوسرے مسلمانوں کو دکھ دیئے جاتے ہیں اور اُنہیں سخت سے سخت تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں۔ چونکہ وہ غیرتمند نوجوان تھے ولید کے پاس گئے اور اُسے کہہ دیا کہ میں آپ کی پناہ کو واپس کرتا ہوں کیونکہ مجھ سے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ دوسرے مسلمان دکھ اُٹھائیں اور میں آرام میں رہوں۔ چنانچہ ولید نے اعلان کر دیا کہ عثمان اب میری پناہ میں نہیں۔ اس کے بعد ایک دن لبید عرب کا مشہور شاعر مکہ کے رؤساء میں بیٹھا اپنے شعر سنا رہا تھا کہ اُس نے ایک مصرع پڑھا

وَكُلُّ نَعِيْمٍ لَامَحَالَةَ زَائِلُ

جس کے معنی یہ ہیں کہ ہر نعمت آخر مٹ جانے والی ہے۔ عثمان نے کہا یہ غلط ہے جنت کی نعمتیں ہمیشہ قائم رہیں گی۔ لبید ایک بہت بڑا آدمی تھا یہ جواب سن کر جوش میں آ گیا اور اُس نے کہا اے قریش کے لوگو! تمہارے مہمان کو تو پہلے اس طرح ذلیل نہیں کیا جا سکتا تھا اب یہ نیا رواج کب سے شروع ہوا ہے؟ اِس پر ایک شخص نے کہا یہ ایک بیوقوف آدمی ہے اِس کی بات کی پرواہ نہ کریں۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی بات پر اصرار کیا اور کہا بیوقوفی کی کیا بات ہے جو بات میں نے کہی ہے وہ سچ ہے۔ اس پر ایک شخص نے اُٹھ کر زور سے آپ کے منہ پر گھونسا مارا جس سے آپ کی ایک آنکھ نکل گئی۔ ولید اُس وقت اُس مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ عثمانؓ کے باپ کے ساتھ اُس کی بڑی گہری دوستی تھی۔ اپنے مردہ دوست کے بیٹے کی یہ حالت اُس سے دیکھی نہ گئی۔ مگر مکہ کے رواج کے مطابق جب عثمانؓ اس کی پناہ میں نہیں تھے تو وہ ان کی حمایت بھی نہیں کر سکتا تھا، اس لئے اَور تو کچھ نہ کر سکا نہایت ہی دکھ کے ساتھ عثمانؓ ہی کو مخاطب کر کے بولا! اے میرے بھائی کے بیٹے! خدا کی قسم تیری یہ آنکھ اس صدمہ سے بچ سکتی تھی جبکہ تو ایک زبردست حفاظت میں تھا (یعنی میری پناہ میں تھا) لیکن تو نے خود ہی اس پناہ کو چھوڑ دیا اور یہ دن دیکھا۔ عثمانؓ نے جواب میں کہا جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے میں خود اس کا خواہشمند تھا تم میری پھوٹی ہوئی آنکھ پر ماتم کر رہے ہو حالانکہ میری تندرست آنکھ اس بات کیلئے تڑپ رہی ہے کہ جو میری بہن کے ساتھ ہوا ہے وہی میرے ساتھ کیوں نہیں ہوتا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ میرے لئے بس ہے۔ اگر وہ تکلیفیں اُٹھا رہے ہیں تو میں کیوں نہ اُٹھاؤں۔ میرے لئے خدا کی حمایت کافی ہے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب

سیرت النبی ﷺ میں خدمت خلق کے نمونے

تم اہل زمین پر رحم کرو، آسمان کا خدا تم پر رحم کرے گا

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز میں خدمت خلق کو عالی منشور کے طور پر پیش کیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔
(الفاتحہ 2)

یعنی اللہ تعالیٰ تمام جہانوں تمام قسم کے انسانوں، تمام مذاہب کے ماننے والوں کا رب یعنی پالنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف ’’رب المسلمین‘‘ نہیں ہے۔ بلکہ وہ رب العالمین ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام نبیوں کا سردار اور خاتم النبیین قرار دیا ہے اور آپؐ کے متعلق فرمایا:

کہ ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر۔ (الانبیاء 108)

یعنی اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے تو اس کا رسول ﷺ تمام جہانوں کیلئے رحمت ہے اور آنحضرت ﷺ کی امت ایک بہترین امت ہے اس بلند مقام اور منصب کا سب سے بڑا تقاضا خدمت ہے چنانچہ فرمایا:

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کیلئے پیدا کی گئی ہے۔ (آل عمران 111)

گویا خدمت خلق کے نتیجہ میں مومنین واقعی طور پر اپنا بہترین ہونا ثابت کر سکتے ہیں تبھی تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ

کہ قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔
(الجہاد لابن المبارک جلد نمبر 1 صفحہ 159 حدیث نمبر 207)

اور عمر بھر اس اصول کی لاج رکھی کہ بنی نوع کی خدمت کر کے کل عالم کا سردار ہونا ثابت کر کے دکھا دیا۔

خدمت خلق کے متعلق آنحضور ﷺ کی تعلیم

آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ’’دین تو خیر خواہی کا نام ہے آپؐ سے پوچھا گیا کس چیز کی خیر خواہی؟ آپؐ نے فرمایا اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمان پیشواؤں اور ان کے عوام الناس کی خیر خواہی۔‘‘
(مسلم کتاب الایمان باب)

آنحضورؐ نے اپنی جامع اور خوبصورت تعلیم کے ذریعہ بنی نوع انسان کی سب سے بڑی خدمت یہ کی کہ ہر انسان کی جان، مال اور عزت اور حرمت قائم فرما دی۔

آپ فرماتے ہیں ’’مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ اور سلامت رہیں۔‘‘ (بخاری کتاب الایمان)

اللہ تعالیٰ کی عیال

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ’’تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔‘‘
(مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق)

نرم دل پر آگ حرام ہے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’کیا میں تمہیں بتاؤں کہ آگ کس پر حرام ہے۔ وہ حرام ہے ہر اس شخص پر جو (اللہ اور اس کے بندوں سے) قریب ہے ان سے نرم سلوک کرتا ہے، ملائمت رکھتا ہے اور ان کیلئے سہولت مہیا کرتا ہے۔‘‘
(جامع ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ حدیث نمبر 2412)

عام ہمدردی کی تعلیم

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو۔ آسمان کا خدا تم پر رحم کرے گا۔‘‘
(سنن ابن داؤد کتاب الادب باب فی الرحمۃ حدیث نمبر 4290)

کمزوروں پر رحم کرو

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’جس میں یہ تین باتیں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کا سایہ عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ وہ کمزوروں پر رحم کرے، ماں باپ سے محبت کرے اور خادموں اور نوکروں سے حسن سلوک کرے‘‘۔
(جامع ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ حدیث نمبر 2418)

اللہ اور بندوں کے حقوق!

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا۔

’’اے ابوہریرہ تقویٰ اختیار کرو تو سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے اور دوسروں کیلئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تو صحیح مومن بن جاؤ گے۔
(ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع حدیث نمبر 4207)

خدمت خلق کے متعلق آنحضورؐ کا نمونہ

رسول کریم ﷺ آغاز ہی سے مخلوق خدا سے محبت رکھتے اور لوگوں کی ضرورتیں پوری کر کے خوشی محسوس کرتے۔ مکی دور سے قبل آپ معاہدہ حلف الفضول میں شریک ہوئے تھے۔ جس کا بنیادی مقصد مظلوموں کی امداد تھا۔ ابوجہل نے ابن الغوث اراشی سے ایک اونٹ خریدا اور رقم دینے میں پس وپیش کرنے لگا اس نے مکہ میں قریش کے سرداروں سے مدد طلب کی مگر انہوں نے انکار کر دیا اور رسول کریم ﷺ کی طرف اشارہ کیا۔ آپؐ اس کے ساتھ ابوجہل کے گھر گئے اور آپؐ کے کہنے پر وہ فوراً رقم لے آیا اور بعد میں بتایا کہ میں نے رسول اللہ کے سر کے پاس خونخوار اونٹ دیکھا تھا۔ اگر میں انکار کرتا تو وہ مجھے چیر پھاڑ دیتا۔
(سیرت ابن ہشام امر الاراشی جلد 1 صفحہ 389)

حضرت خدیجہؓ نے پہلی وحی پر رسول کریم ﷺ کے اخلاق پر جو گواہی دی وہ آپؐ کی ہمدردی خلق سے عبارت ہے۔ انہوں نے عرض کیا تھا۔

کلا واللّٰہ لا یخزیک اللّٰہ ابداً انک لتصل الرحم و تحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق۔
(صحیح بخاری باب بدء الوحی)

نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور لوگوں کے بوجھ بٹاتے ہیں اور معدوم اخلاق اپنے اندر جمع کیے ہوئے ہیں آپ مہمان نوازی کرتے ہیں اور تمام حوادث میں حق و صداقت کا ساتھ دیتے ہیں۔

خدمت کے مواقع کی تلاش

حضرت سہل بن حنیفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ غریب اور کمزور مسلمانوں کے پاس تشریف لے جاتے۔ ان سے ملاقات کرتے ان کے مریضوں کی عیادت کرتے اور ان کے جنازوں میں شرکت فرماتے۔
(کنز العمال جلد 7 صفحہ 155 حدیث نمبر 18491)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غلام کے پاس سے گزرے جو بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں کھال اتارنے کا طریقہ بتاتا ہوں۔ آپؐ نے اپنا بازو جلد اور گوشت کے درمیان داخل کیا اور اس کو دبایا یہاں تک کہ بازو کندھے تک کھال کے اندر چلا گیا۔ پھر فرمایا اے بچے کھال اس طرح اتارو۔
(سنن ابن ماجہ کتاب الذبائح باب السلخ حدیث نمبر 3170)

عفو وکرم کی بارش

رسول کریم ﷺ کی ہجرت مدینہ کے بعد اہل مکہ پر قحط کا عذاب آیا اور وہ مردار اور ہڈیاں کھانے لگے ابوسفیان نے مدینہ آ کر رسول اللہ سے دعا کی درخواست کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور بارشوں سے قحط دور ہو گیا اس قحط کے دوران رسول اللہ نے 500 دینار بھی اہل مکہ کی امداد کے لئے بھجوائے۔
(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الدخان حدیث نمبر 4447 المبسوط للسرخسی جلد 10 ص 92)

آنحضرت ﷺ ہمدردی مخلوق میں سب سے بڑھے ہوئے تھے:

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’جذب اور عقد ہمت ایک انسان کو اس وقت دیا جاتا ہے جب کہ وہ خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے آ جاتا ہے اور ظل اللہ بنتا ہے پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور بہتری کے لئے اپنے اندر ایک اضطراب پاتا ہے ہمارے نبی کریم ﷺ اس مرتبہ میں کل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے اس لئے آپ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یعنی یہ رسول تمہاری تکالیف کو دیکھ نہیں سکتا وہ اس پر سخت گراں ہے اور ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں‘‘۔
(الحکم مورخہ 24 جولائی 1902)

آنحضرت ﷺ مظلوموں کے حامی تھے

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں۔

’’آپؐ نے نوجوانی کے عالم میں اپنی بے عدیل بیدار مغزی کا ثبوت دیا۔ آپؐ نے نوجوانوں کی ایک انجمن بنائی جس کا نام تھا مظلوموں کی حمایت۔ ایک مظلوم آپ کے پاس آیا۔ جس کی شکایت اس نے کی وہ بڑا آدمی تھا۔ کوئی اسے کہنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔ آپؐ خود گئے اور کچھ ایسے دلآویز طریق سے تقریر کی کہ اس کا حق اسے دلا دیا۔ اسی طرح قیصر روم کی طرف سے ایک شخص مقرر ہوا کہ وہ جوڑ توڑ کر کے عرب پر قیصر روم کا اثر بڑھا دے اور یہ ملک اس کے قبضہ میں آ جائے آپؐ نے فوراً اسے بھانپ لیا۔ اور اس قومی نمک حرام کو پیش کر دیا پس اے دوستو! تم اس نبی کی ...... ہو۔ تو ایسا ہی حزم و احتیاط، ہمت، استقلال اور محبت اختیار کرو‘‘۔
(حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 584)

غریب کے حقوق کی حفاظت

آنحضرت ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''ہم آپؐ کی زندگی کے اخلاقی پہلو اور غرباء کی امداد کو لیتے ہیں تو اس میں بھی آپؐ کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔ مکہ کے بعض اشخاص نے مل کر ایک ایسی جماعت بنائی۔ جو غریب لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرے اور چونکہ اس کے بانیوں میں سے اکثر کے نام میں فضل آتا تھا۔ اس لیے اسے حلف الفضول کہا جاتا ہے اس میں آپؐ بھی شامل ہوئے۔ یہ نبوت سے پہلے کی بات ہے بعد میں صحابہؓ نے ایک دفعہ دریافت کیا کہ یہ کیا تھی؟ آپؐ سمجھ گئے کہ ان کا مطلب یہ ہے کہ آپ تو نبی ہونے والے تھے۔ آپ ایک انجمن کے ممبر کس طرح ہو گئے۔ جس میں دوسروں کے ماتحت ہو کر کام کرنا پڑتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا یہ تحریک مجھے ایسی پیاری تھی کہ اگر آج بھی کوئی اس کی طرف بلائے تو میں شامل ہونے کو تیار ہوں۔ گویا غرباء کی مدد کے لیے دوسروں کی ماتحتی سے بھی آپ کو عار نہیں تھی۔

(نبی کریم کے عظیم الشان اوصاف۔ انوار العلوم جلد نمبر 12 صفحہ 360)

سب سے زیادہ بنی نوع انسان کا ہمدرد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''قرآن کریم کی تعلیم سے واقف سبھی لوگ جانتے ہیں حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی سیرت سے واقف سبھی لوگ جانتے ہیں کہ اس سے زیادہ بنی نوع انسان کا ہمدرد وجود نہ پیدا ہوا نہ ہو سکتا ہے عقلاً ممکن نہیں کہ کوئی انسان ان حدوں سے تجاوز کر جائے۔ جو نیکی اور رحمت کی حدیں حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوئی تھیں۔''

(خطبات طاہر جلد 6 صفحہ 648)

اللہ کی مخلوق سے محبت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''آپ جانتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ تمام نبیوں سے افضل و اعلیٰ بنائے گئے۔ کیوں وہ عربوں کی بجائے سب انسانیت کے لئے مبعوث ہوئے تھے؟ اس میں راز یہ ہے کہ آپ کی محبت سب کیلئے تھی۔ قطع نظر کسی کے مذہب کے، قطع نظر کسی جغرافیائی اختلافات کے بلاتمیز رنگ و نسل و عقیدہ کے۔ انہوں نے تمام انسانوں سے محبت کی کیونکہ انہیں اللہ سے انتہائی خالص محبت تھی۔ وہ انتہائی پرخلوص، کامل اور پختہ تھی۔ تو آپ نے اللہ کی مخلوقات سے محبت کی نہ صرف انسانوں سے بلکہ حیوانوں سے بھی محبت کی، نہ صرف جانوروں سے بلکہ اللہ کی بنائی ہوئی تمام فطرت سے محبت کی۔ اس وجہ سے آپؐ کو رحمۃ للعالمین کہا گیا۔ نہ صرف انسانوں کیلئے رحمت بلکہ جو کچھ اللہ نے پیدا کیا اس کے لئے آپؐ رحمت ہیں۔''

(خطبات طاہر جلد 7 صفحہ 97)

مکرم مجید احمد بشیر صاحب

سگریٹ نوشی کے مضر اثرات اور ان سے بچاؤ

مجلس شوریٰ 2012ء میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ایک تجویز پیش کی گئی جو کہ یہ ہے۔

''بیرونی معاشرہ میں جن منفی رجحانات کا اضافہ ہو رہا ہے ان میں سے ایک نشہ آور اشیاء کا استعمال بھی ہے۔ احمدی نوجوانوں کو اس سے محفوظ رکھنے کے لئے بروقت احتیاطی تدابیر تجویز کی جائیں۔''

اس تجویز کی بابت مجلس شوریٰ کی قائم کردہ سب کمیٹی نے اس سے متعلق ایک سفارش یہ کی کہ سگریٹ نوشی کو عام طور پر سنجیدگی سے نہیں لیا جاتا اس کے مضر اثرات سے بچانے کے لئے بھرپور کوشش ہونی چاہئے۔ یہ سگریٹ ہی ہے جو بعد میں دیگر نشوں میں مبتلا کرتا ہے نیز اپنی ذات میں بھی یہ نہایت ضرر رساں چیز ہے۔ تمباکو کی نسبت حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ

''یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے۔ یہ منحوس صورت ہے کہ انسان منہ میں دھواں داخل کرے اور پھر باہر نکالے اگر آنحضرت ﷺ کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جاوے۔ ایک لغو اور بے ہودہ حرکت ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 175)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

ترجمہ:

اور جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

(المومنون: 04)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ:

اسلام کا حسن یہ بھی ہے کہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دیا جائے۔ (جامع ترمذی باب الزھد)

سائنسی نقصانات

تمباکو نوشی کے مضر اثرات پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ دنیا میں ہر سال سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد سگریٹ نوشی کی وجہ سے پیدا شدہ بیماریوں کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ ایک سروے کے مطابق صرف امریکہ میں ہر سال 4 لاکھ 40 ہزار اموات تمباکو نوشی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ برطانیہ میں 1 لاکھ 5 ہزار اموات سالانہ اس وجہ سے ریکارڈ کی گئی ہیں۔ سگریٹ نوشی کی وجہ سے اوسط عمر میں 10 سے 12 سال کی کمی ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''اصل میں تمباکو ایک دھواں ہوتا ہے جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے لہٰذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 110)

سگریٹ کا دھواں بہت ساری بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ مختلف قسم کے کینسرز اسی سے جنم لیتے ہیں۔ سگریٹ کے دھوئیں سے کینسر پیدا کرنے والا مادہ Carcinogens ہوتے ہیں جو کہ ان جینز اور خلیوں کو تباہ کرتے ہیں اور کینسر پیدا کرتے ہیں۔ منہ کا کینسر، گلے کا کینسر، پھیپھڑوں کا کینسر، چھاتی کا کینسر وغیرہ اس سے پیدا ہوتے ہیں۔ سگریٹ کے دھوئیں میں تقریباً چار ہزار زہریلے مادے ہوتے ہیں جو پورے جسم میں سرایت کرتے ہیں اور مختلف طریقوں سے نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان میں سے تقریباً 80 مادے ایسے ہیں جو کینسر پیدا کیا کرتے ہیں۔

نکوٹین دھوئیں کا کش لینے کے صرف 10 سیکنڈ میں دماغ تک پہنچتی ہے جہاں سے سارے جسم میں پھیلتی ہے۔ نکوٹین کاربن مونو آکسائیڈ کا آمیزہ عارضی طور پر دل کی دھڑکن اور بلڈ پریشر بڑھاتا ہے۔ جس سے دل اور خون کی شریانوں پر دباؤ پڑتا ہے۔ شریانیں سخت اور تنگ ہو جاتی ہیں خون کا دباؤ آہستہ ہو جاتا ہے۔ اس سے پاؤں اور ہاتھوں کی آکسیجن کی سپلائی کم ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ خون کی شریانوں میں چربی بڑھ جاتی ہے اور شریانیں تنگ ہو جاتی ہیں اور دل کا دورہ پڑنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ صرف برطانیہ کے ایک جائزہ کے مطابق تمباکو نوشی کرنے والوں کی تیس سے چالیس سال کی عمر میں مرنے کے چانسز ان لوگوں کی نسبت جو تمباکو نوشی نہیں کرتے پانچ گنا زیادہ ہیں۔

پھر سگریٹ کے دھوئیں میں ایک اور جزو Tar ہوتا ہے۔ ٹار پھیپھڑوں میں تہہ اسی طرح بنا لیتا ہے جس طرح فیکٹری کی کسی چمنی میں سیاہی کی تہہ بن جاتی ہے اور یہ بھی پھیپھڑوں کے کینسر کی وجہ بنتی ہے۔ ایک سال میں 20 سگریٹ روزانہ پینے والا شخص 210 گرام یعنی ایک چائے کے کپ کے برابر ٹار اپنے پھیپھڑوں میں اکٹھا کر لیتا ہے۔ بعض کمپنیاں کم ٹار والے سگریٹ بھی بناتی ہیں لیکن یہ کسی طور پر بھی ٹار کا لیول کم نہیں کرتے۔ دراصل ایک تمباکو نوش جب دھوئیں کا گہرا کش لے کر اس کو کچھ دیر کے لئے پھیپھڑوں میں رکھتا ہے تو اس کا اثر بہت ہی سنگین ہو جاتا ہے۔ کاربن مونو آکسائیڈ جو کہ سگریٹ کے دھوئیں میں ہوتی ہے ہمارے پٹھوں کو ہمارے دماغ کو اور پورے جسم کے اعصاب کو جو آکسیجن چاہئے ہوتی ہے اس کو تباہ کر دیتا ہے جس سے تمام جسم اور خصوصی طور پر دل کو سخت محنت کرنا پڑتی ہے۔ اس اوور ٹائم کی وجہ سے ہوا کی نالیاں پھول جاتی ہیں اور پھیپھڑوں میں کم ہوا جاتی ہے جس سے بے شمار بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ سال ہا سال انسان ان بیماریوں کے بداثرات کی وجہ سے مشکلات میں گھرا رہتا ہے۔ مثلاً Emphysema ایک بیماری ہے جو کہ آہستہ آہستہ پھیپھڑوں پر اثرانداز ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے بار بار Bronchitis کی شکایت پیدا ہوتی ہے اور پھیپھڑوں کے سرطان کا موجب بنتی ہے۔ اس سے دل کا دورہ پڑنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

مضر اثرات تو بے شمار ہیں میں نے جگہ کی قلت کی وجہ سے صرف چند پر اکتفا کیا ہے۔

دراصل حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد پیش نظر تھا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے امریکہ سے تمباکو نوشی کے متعلق اس کے بہت سے مجرب نقصان ظاہر کرتے ہوئے اشتہار دیا تھا۔ اس کو آپ نے سنا تھا۔ فرمایا کہ

''اصل میں ہم اس لئے اسے سنتے ہیں کہ اکثر نوعمر لڑکے، نوجوان تعلیم یافتہ بطور فیشن ہی کے اس بلا میں گرفتار ہو جاتے ہیں تا وہ ان باتوں کو سن کر اس مضر چیز کے نقصانات سے بچیں۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 110)

یہ تو وہ اثرات ہیں جو براہ راست ہیں۔ لیکن تمباکو نوشی ان کے لئے بھی اتنی ہی مضر صحت ہے جو کہ تمباکو نوشی نہیں کرتے اور ہمارے آس پاس ہیں۔ معاشرہ میں ایک نافع الناس وجود بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے گھر والوں اپنے ساتھیوں اور اپنے اردگرد رہنے والوں کا خیال رکھیں اور پبلک جگہوں پر سگریٹ نوشی سے پرہیز کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں کہ

''دوستوں کو سگریٹ اور حقہ پینے کی عادت نہ ہونی چاہئے لیکن اگر کسی کو اس کی ایسی عادت پڑ گئی ہے کہ وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا تو اسے چاہئے کہ پبلک جگہوں پر یعنی بازاروں میں سرعام سگریٹ یا حقہ نوشی نہ کرے۔''

(خطبات ناصر جلد 5 صفحہ 347)

روحانی نقصانات

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے تمباکو نوشی کے نقصانات کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ

''(الف) تمباکو کے استعمال میں ایک خفیف قسم کے خمار یا سکر کی آمیزش ہے۔ اس لئے خواہ تھوڑے پیمانہ پر ہی سہی مگر بہر حال وہ اپنی اصل لحاظ سے ان نقصانات سے حصہ پاتا ہے جو شراب

کے تعلق میں اسلام نے بیان کئے ہیں۔

(ب) تمباکو کے استعمال سے خواہ وہ حقہ اور سگریٹ کی صورت میں ہو یا زردہ اور نسوار کی صورت میں، انسان کو بسا اوقات ایسی مجالس یا صحبت یا سوسائٹی کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے جو دینی یا اخلاقی لحاظ سے اچھی نہیں ہوتی۔

(ج) تمباکو کے استعمال سے اوقات کو بے کار طور پر گزارنے اور وقت ضائع کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

(د) حقہ اور سگریٹ کے استعمال سے منہ میں ایک طرح کی بو پیدا ہوتی ہے .... بُو خدا کی رحمت کے فرشتوں کو بہت ہی ناپسند ہے اور اسی لئے آنحضرت ﷺ نے بو کی حالت میں مسجد میں آنے سے منع فرمایا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تمباکو کی مذمت میں فرمایا ہے کہ حقہ اور سگریٹ نوش اعلیٰ الہام سے محروم رہتا ہے۔ اسی طرح یہ نقصان ایک اہم دینی اور اخلاقی نقص بن جاتا ہے۔

(ھ) تمباکو کے استعمال سے طبی اصول کے ماتحت قوت ارادی کمزور ہو جاتی ہے جو اخلاقی اور دینی لحاظ سے سخت نقصان دہ ہے کیونکہ ایسا شخص نیکیوں کے اختیار کرنے اور بدیوں کا مقابلہ کرنے میں عموماً کم ہمتی دکھاتا ہے۔''

(مضامین بشیر جلد 1 صفحہ 287)

مالی نقصانات

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں۔

''تمباکو پینا فضول خرچی میں شامل ہے۔ کم از کم آٹھ آنے ماہوار کا تمباکو جو شخص پئے سال میں چھ روپے اور سولہ سترہ سال میں ایک صد روپے ضائع کرتا ہے۔ ابتداءً تمباکو نوشی کی عموماً بُری مجلس سے ہوتی ہے۔''

(بدر 16 مئی 1912ء صفحہ 3)

آج کل کے ایک جائزہ کے مطابق امریکہ میں اگر اوسطاً بیس سگریٹ کی ایک ڈبیہ کی قیمت 5 ڈالر لگائی جائے تو ماہوار 150 ڈالر بنتے ہیں جو کہ سال میں 1800 ڈالر اور سولہ سترہ سال میں تقریباً 30 ہزار ڈالر ضائع ہوتے ہیں جو کہ پاکستانی کرنسی میں تقریباً 30 لاکھ روپے بنتے ہیں۔

تمباکو نوشی ترک کرنے کا طریق

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تمباکو نوشی کو کس طرح ترک کیا جائے۔ بظاہر انتہائی مشکل کام ہے۔ کسی سگریٹ پینے والے نے کیا خوب کہا کہ دنیا میں سب سے زیادہ آسان کام سگریٹ پینے کی عادت کو چھوڑنا ہے کیونکہ میں اسے بار بار چھوڑ چکا ہوں۔ لیکن ایک مومن کی حیثیت سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ جب شراب کی حرمت کا اعلان ہوا تو یک لخت صحابہ نے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے۔ وہی نظارہ آج ہمیں دوبارہ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''ایک واقعہ ہے حضرت اقدس مسیح موعود 1892ء میں جالندھر تشریف لے گئے تھے۔ حضور کی رہائش بالائی منزل پر تھی۔ کسی خادمہ نے گھر میں حقہ رکھا اور چلی گئی اسی دوران حقہ گر پڑا اور بعض چیزیں آگ سے جل گئیں۔ حضور نے اس بات پر حقہ پینے والوں سے ناراضگی اور حقہ سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ یہ خبر نیچے احمدیوں تک پہنچی جن میں سے کئی حقہ پیتے تھے اور ان کے حقے بھی مکان میں موجود تھے۔ انہیں جب حضور کی ناراضگی کا علم ہوا تو سب حقہ والوں نے اپنے حقے توڑ دیئے اور حقہ پینا ترک کر دیا۔ جب عام جماعت کو بھی معلوم ہوا کہ حضور حقہ کو ناپسند فرماتے ہیں تو بہت سے باہمت احمدیوں نے حقہ ترک کر دیا۔''

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 379)

ذاتی تجربہ

بدقسمتی سے خاکسار کو بھی سگریٹ نوشی کی بری عادت پڑ گئی تھی جو چاہتے ہوئے بھی باوجود کئی بار کوشش کے چھوٹ نہیں رہی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے والد محترم اور والدہ محترمہ کی دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ ایسے حالات پیدا ہوئے۔ ایک دن خاکسار کی بیٹی عزیزہ ڈاکٹر نزہت صبا نے جو کہ اس وقت آٹھویں کی طالبہ تھیں شاید اس نے مجھے کہیں سگریٹ پیتے دیکھ لیا تھا (گو اتنی حیا تھی کہ نہ کبھی والدین کے سامنے اور نہ ہی کبھی بچوں کے سامنے سگریٹ پی تھی) گھر پہنچتے ہی پوچھنے لگی کہ کیا آپ سگریٹ پیتے ہیں۔ اب میں پریشان کیا، جواب دوں۔ جھوٹ بھی نہیں بول سکتا تھا۔ خاکسار نے کہا بیٹے پیتا تھا۔ بچی نے بھی بحث نہیں کی اور وعدہ لیا کہ آئندہ بھی نہیں پینا۔ وہ دن اور آج کا دن محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور والدین کی دعاؤں سے آج تک دوبارہ نہ صرف سگریٹ نوشی ترک کی بلکہ اس سے نفرت بڑھتی چلی گئی۔

شروع کے چند دن شدید مشکل سے گزرتے ہیں۔ خاکسار نے چند احتیاطی تدابیر اختیار کیں وہ ذیل میں احباب کے استفادہ کے لئے درج کرتا ہوں۔

☆ دعاؤں پر زور دیں۔

☆ درود شریف کثرت سے پڑھیں۔

☆ ذکر الٰہی کی طرف توجہ دیں۔

☆ جماعتی کاموں میں دلچسپی بڑھا لیں۔

☆ بچوں اور فیملی کے ساتھ زیادہ وقت گزاریں اور اس مشکل سے نجات کے لئے ان سے مدد طلب کریں۔

☆ ان محفلوں اور دوستوں سے گریز کریں جہاں تمباکو نوشی ہوتی ہے۔

☆ اس راستہ کو بدل لیں جس میں سگریٹ پان وغیرہ کی دکان آتی ہو۔ تا اس کی خواہش بھی نہ ہو۔

☆ عموماً ڈاکٹرز sterss relief کی باتیں کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو ہر ممکن طریق سے مصروف رکھنے کی کوشش کریں۔

☆ ورزش اور سیر کریں کیونکہ ایک جائزہ کے مطابق سگریٹ ترک کرنے سے وزن بڑھنے کا امکان ہے۔

یہ خاکسار کا تجربہ ہے کہ سگریٹ ترک کرنے کے بعد عبادت کا معیار اور اس میں ذوق بڑھا۔ چندہ جات کا معیار بڑھا کیونکہ جو رقم فضول خرچی میں جاتی تھی اس میں سے چندے ادا کئے جانے لگے۔ وہ وقت جو سگریٹ نوشی میں صرف ہوتا تھا جماعتی کاموں میں صرف ہونے لگا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین

والدین کی ذمہ داری

والدین کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی اولاد پر نہ صرف نظر رکھیں بلکہ ان کے لئے خصوصی دعائیں بھی کریں۔

والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کے سامنے حضرت مسیح موعود اور خلفائے سلسلہ کے ارشادات بار بار رکھیں۔ اس سلسلہ میں نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے شائع کردہ پمفلٹس فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔

چند قیمتی نصائح

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اور نصیحت کر کہ یقیناً نصیحت مومنوں کو فائدہ دیتی ہے۔

جماعت احمدیہ میں مختلف ادوار میں حضرت مسیح موعود اور خلفائے سلسلہ نے سگریٹ نوشی اور حقہ نوشی سے پرہیز کی نصیحت فرمائی اور اس کے نیک اثرات بھی مرتب ہوئے۔ حضرت مسیح موعود احباب جماعت کو تنبیہ کرتے ہوئے نصیحت فرماتے ہیں کہ

''اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں۔ بلکہ افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے۔ وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 72-73)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ

''اس کے بعد میں ایک اور نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حقہ بہت بری چیز ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ چھوڑ دینا چاہئے۔''

(منہاج الطالبین انوار العلوم جلد 9 صفحہ 163)

حضور مزید فرماتے ہیں کہ

''طلباء کو چاہئے اپنے اندر دین کی روح پیدا کریں۔ میں نے پہلے ایک بار توجہ دلائی تھی تو اس کا بہت اثر ہوا تھا۔ بعض طلباء نے جو داڑھیاں منڈاتے تھے انہوں نے رکھ لیں۔ بعض سگریٹ پیتے تھے انہوں نے چھوڑ دیئے۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے پھر یہ وبائیں پیدا ہو رہی ہیں۔ پس میں پھر انہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی اصلاح آپ کریں۔''

(الفضل 17 جنوری 1930ء صفحہ 7)

آج پھر ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''آج کل یہی برائی ہے حقہ والی جو سگریٹ کی صورت میں رائج ہے تو جو سگریٹ پینے والے ہیں ان کو کوشش کرنی چاہئے کہ سگریٹ چھوڑیں۔ کیونکہ چھوٹی عمر میں خاص طور پر سگریٹ کی بیماری جو ہے وہ آگے سگریٹ کی کئی قسمیں نکل آئی ہوئی ہیں جن میں نشہ آور چیزیں ملا کر پیا جاتا ہے۔ تو نوجوانوں کی زندگی برباد کرنے کی طرف ایک قدم ہے جو دجال کا پھیلایا ہوا ہے اور بدقسمتی سے مسلمان ممالک بھی اس میں ہیں۔ بہرحال ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ کوشش کریں کہ سگریٹ نوشی کو ترک کریں۔''

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 380)

پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ ان برائیوں اور لغویات سے پرہیز کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 6

نہ کی تو آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہ کریں گی آج ہم ہی ہیں جنہوں نے شیطان کے حملوں سے بچنا ہے دجال کے دجل سے بچنا ہے اپنے حقیقی خالق و مالک سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اسی کی طرف بڑھنا ہے روحانیت میں ترقی کرنی ہے اپنی روحوں کی زندگیوں کے سامان کرنے ہیں۔ اپنی تربیت و اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کو دعوت الی اللہ کا پیغام پہنچانا ہے اور یہ احسن طور پر اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم اپنے پاک نمونوں سے دوسروں کو متاثر کرنے والے بنیں۔ پس MTA سنیں اور اپنے علم میں اضافہ کریں اور اس طرح اپنے آپ کو خلافت کے ساتھ جوڑے رکھیں اور خلیفۃ المسیح کی آغوش تربیت میں آ جائیں۔

الف۔حفیظ

ایم۔ٹی۔اے کی اہمیت و برکات

مسیح و مہدی کے زمانے کی علامات جو کلام الٰہی، احادیث نبویؐ اور اقوال بزرگان امت سے منقول ہیں ان میں جدید قسم کی ایجادات بھی ہیں۔ جن میں سے اس زمانے کی نمایاں ترین علامت سیٹلائیٹ کے ذریعے آواز اور تصویر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا ہے اور بات چیت کرنے اور پیغام پہنچانے کا سہل ہونا ہے۔ جن کی موجودہ شکل آجکل ڈش، ٹی وی انٹرنیٹ، موبائل فون اور کئی قسم کی نئی نئی ایجادات ہیں۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ اس کا استعمال دنیا میں اخلاقی گراوٹ اور بے حیائی کا طوفان بے تمیزی پیدا کرنے کا موجب بنا ہے اور نوجوان نسل کو تباہی کے دھانے پر لا کھڑا کیا ہے اور نوجوانوں سے احساس گناہ اور احساس جرم کی حس ہی ختم کر ڈالی اور جائز اور ناجائز سب ایک ہی زمرے میں آ گیا حقیقتاً یہ ایجادات بوتل کا وہ جن ثابت ہوئیں جو ایک بار باہر تو آ گیا لیکن واپس بھیجنا ناممکن سا معلوم ہوتا ہے لیکن جماعت احمدیہ نے خدا تعالیٰ کے فضلوں سے اس بوتل کے جن کو ایسا قابو کیا کہ اس کو پکا احمدی بنا دیا۔

جب حضرت مسیح موعود نے دعویٰ ماموریت کیا اس وقت ذرائع ابلاغ بہت کم تھے اور یوں بھی قادیان ایک گمنام بستی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا کہ ''میں تیری (-) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔'' چنانچہ ایک قلیل عرصہ میں یہ آسمانی آواز پنجاب کیا، برصغیر کیا، یورپ کیا، امریکہ اور افریقہ کے براعظموں تک پہنچ گئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے انتہائی غیر معمولی اسباب پیدا کئے اور اخبارات، کتب و لٹریچر کی اشاعت سے ایم ٹی اے تک غیر معمولی ترقی دی اور پہلے جو اشاعت صرف زمین تک محدود تھی اب آسمان سے پیغام لانے لگی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ **اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو۔** کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے علاج کروں تا سننے کے لیے لوگوں کے کان کھلیں۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21، 22)

آج ایم ٹی اے وہی چشمہ ہے جو دنیا کو، خدا تعالیٰ کی محبت سے سیراب کر رہا ہے اور وہی دف ہے جس سے حضور دنیا میں خدا تعالیٰ کے وجود کی منادی کرنا چاہتے ہیں اور وہی دوا ہے جس سے کانوں کا علاج کر رہے ہیں تا کہ خدا تعالیٰ کی بات سننے کے لیے ان کے کان کھلیں۔ آپ کو جماعت کی تربیت اور اصلاح کی اتنی فکر تھی کہ آپ ہمیشہ احباب کو ملاقات کی اہمیت اور مرکز سے رابطہ کے متعلق نصیحت فرماتے۔

آپ نے اپنی اس خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

میری بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میں میرا گھر ہو اور ہر ایک گھر میں میری ایک کھڑکی ہو اور ہر ایک سے ہر وقت واسطہ اور رابطہ رہے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صفحہ 39، 40)

چنانچہ حضرت مسیح موعود کی یہ خواہش ایم ٹی اے کے ذریعے بڑی شان سے پوری ہوئی اور ایم ٹی اے وہی کھڑکی ثابت ہوئی جس سے بیک وقت ساری دنیا میں آپ کا پیغام پہنچا اور جماعت سے واسطے اور رابطے کا ذریعہ بنا کہ مخالفین احمدیت بھی ایم ٹی اے کے بھرپور اثر کا اقرار کرنے سے نہ رہے۔

چنانچہ ایک مخالف احمدیت ایم ٹی اے کے متعلق لکھتا ہے۔

قادیانی ٹیلی ویژن گھر گھر میں داخل ہو چکا ہے قرآن مجید کی تلاوت و تفسیر، درس احادیث حمد و نعت اور تمام قوموں کے قادیانیوں خصوصاً عربوں کو بار بار پیش کر کے قادیانی ہماری نوجوان نسل کے ذہن میں بری طرح چھا رہے ہیں۔ اس طرح ہمارے بزرگان کرام کی پچھلی 100 سال کی مساعی پر پانی پھرتا نظر آ رہا ہے لوگ ہم سے پوچھنے لگ گئے ہیں کہ سفید داڑھی اور پگڑی والا شخص جو تمام اسلامی عقائد کا اقرار کرتا ہے حضرت محمد مصطفیٰ کو بار بار اپنا آقا کہتا ہے ان کی سیرت کے حسین تذکرے کرتے ہوئے رو پڑتا ہے کافر کیسے ہو سکتا ہے۔

(اعتصام لاہور 24 جنوری 1997ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

میں تمام دنیا کی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ جن کمزوروں کے دل میں ایک اچنبھے کی خاطر ہی سہی تعجب کی وجہ سے ہی سہی ایک شوق تو پیدا ہوا ہے کہ وہ مجھے دیکھیں اور مجھے سنیں۔ ٹیلی ویژن کے ذریعے سے اگر وہ ایک دو دفعہ سن کر واپس چلے جائیں تو ہمیں کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جو آئے وہ مستقل آ جائے۔ جو ہمارا ہو، ہمارا ہو کر رہ جائے آ کر چلے جانے والوں سے ہمیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ دل میں بڑی یہ تمنا ہے کہ ساری جماعت ایک مرکز کے گرد اس طرح جمع ہو جائے جس طرح شہد کی مکھیاں شہد کی ملکہ کے گرد اکٹھی ہوتی ہیں اور اپنی الگ زندگی کا تصور ہی نہیں کر سکتیں اور الگ زندگی میں وہ survive نہیں کر سکتیں یعنی ان کی بقا کی کوئی ضمانت نہیں لازماً اکیلی اکیلی مر جایا کرتی ہے تو یہی روحانی جماعتوں کا حال ہوا کرتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 8 جنوری 1993ء الفضل 12 جون 1993ء)

ایم ٹی اے روحانی ترقی کا ایک ایسا ذریعہ ہے جہاں آسانی سے تمام معلومات ایسے بااثر رنگ میں فراہم کی جاتی ہے جو دلوں پر اثر کئے بنا نہیں رہتی خاص طور پر پیارے حضور کے منہ سے سنے گئے الفاظ اور خطبات سیدھا دلوں پر اتر جانے والے ہوتے ہیں۔ پھر تمام ایسے ممالک میں جہاں خلیفۃ المسیح جلسوں اور اجتماعوں کے لیے بنفس نفیس شرکت کے لیے تشریف لے جاتے ہیں ہمیں ہر جگہ آپ کی صحبت نصیب ہوتی ہے اور اجتماعی دعا میں بھی شرکت ہوتی ہے۔ جو دلوں میں نیک تبدیلی پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ پھر ایم ٹی اے کے دوسرے بھی تمام پروگرام ہمیں اچھی صحبت فراہم کرتے ہیں گویا ایم ٹی اے کے ذریعے ہمیں صحبت صالحین میسر آتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے حضرت موسیٰ اشعریؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تو اس سے خرید لے گا ورنہ کم از کم تو اس کی مہک تو سونگھ ہی لے گا اور بھٹی جھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب مجالسۃ الصالحین)

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے صحبت صالحین میسر آتی ہے اور ہم قرآن، حدیث، فقہ شریعت اور مذہب کے بارے میں بہت سی معلومات حاصل کرتے ہیں مثلاً درس قرآن، درس حدیث، فقہی مسائل، راہ ہدیٰ، real talk اور کتنے ہی پروگرام ہیں جو ہم دیکھ سکتے ہیں اور اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں اور ان سے دین کی پیاری خوشبو حاصل کر سکتے ہیں اور پھر ان تمام پیاری باتوں پر عمل کر کے اس خوشبو کو خرید کر جنت میں داخل ہونے کے حق دار بھی بن سکتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس جب دوسری طرف نظر ڈالیں باقی تمام چینل بھٹی جھونکنے والے بن جاتے ہیں ان کے پروگرام صرف دنیاداری اور دکھاوے سے تعلق رکھتے ہیں جن کا دین سے دور تک کوئی واسطہ نہیں اور نوجوان نسل کو برائی کی طرف راغب کرتے ہیں اور پھر اس بھٹی کا بدبودار دھواں سونگھتے ہیں اور بہت سے بدقسمتی سے اپنے کپڑے جلا لیتے ہیں اور آخرت میں گھاٹا پانے والے ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے لیے اس زمانے میں ایم ٹی اے ایک روحانی مائدہ کی صورت میں نازل کیا ہے ہمیں اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے اپنی تربیت اور اصلاح کی کوشش کرتے رہنا ہے اور دوسرے فحاشی پھیلانے والے چینلز سے بچنا ہے۔ اپنے دلوں میں گناہ سے نفرت کر کے نیکی کی طرف ہجرت کرنی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

پس اگر انسان کے دل میں گناہ سے نفرت ہو جائے اور پھر اصلاح کی طرف قدم بڑھنا شروع ہو جائے تو آہستہ آہستہ تمام برائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اب بعض شکایات آتی ہیں بعض نوجوانوں میں اور بعض ایسی پختہ عمر کے لوگوں میں بھی نظام جماعت سے تعاون نہیں ہے تربیتی طور پر بہت کمزور ہیں فلمیں گندی دیکھ رہے ہوتے ہیں گھروں میں بھی ٹی وی کے ذریعے سے یا انٹرنیٹ کے ذریعے سے۔ تو جب تک ہم اپنے گھروں میں یہ احساس پیدا نہیں کریں گے اور جب تک ہمارے قول و فعل میں تضاد ہو گا اصلاح کی کوئی صورت نہیں نکل سکتی۔ بیعت کرنے کے بعد ہمارے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کے دعوے بالکل کھوکھلے ہوں گے ان گندے پروگراموں کو دیکھ کر اپنے اخلاقی اور روحانی نقصان کے علاوہ مالی نقصان بھی کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ اکثر ایسے پروگرام کچھ نہ کچھ خرچ کرنے کے بعد ہی میسر آتے ہیں۔ تو ہماری توبہ استغفار ایسی ہونی چاہئے کہ ہمارا ان باتوں کی طرف خیال ہی نہ جائے۔ توجہ ہی نہ ہو۔

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 329)

پس آج ہر جگہ پھیلتی ہوئی بے حیائی اور دہریہ پن سے ہمیں اور ہمارے بچوں کو جو چیز بچا سکتی ہے وہ صحبت صالحین ہے اور خدا تعالیٰ نے ایم ٹی اے کی صورت میں صحبت صالحین کا ذریعہ ہمیں مہیا کر دیا ہے جس تک ہر شخص آسانی سے رسائی حاصل کر سکتا ہے اس چینل کے ذریعہ سے ہم خدا تعالیٰ کے پیارے بندے کا دیدار کرتے ہیں اس کی باتیں سنتے اور اس کی محفل سے مستفید ہوتے ہیں جس سے ہمارے نفوس میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ ایم ٹی اے کی برکات سے زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اپنی نسلوں کو ایم ٹی اے سے وابستہ کریں اسی میں ہم سب کی بقا ہے اگر آج ہم نے اپنی یہ ذمہ داری ادا

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم صداقت حیات صاحب دارالنصر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے مکرم طارق حیات صاحب مربی سلسلہ اور بہو مکرمہ عائشہ طارق صاحبہ کو مورخہ یکم نومبر 2012ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تحریک وقف نو میں شمولیت اور نام روحانہ حیات رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمہ دین، لمبی عمر والی، والدین کیلئے قرۃ العین اور خلافت احمدیہ کی اطاعت گزار بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سید ارشد احمد صاحب راولپنڈی کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ سیدہ محمدہ ناہید صاحبہ بنت حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب زوجہ مکرم سید احمد شاہ صاحب سابق مربی سلسلہ مغربی افریقہ مورخہ 3 نومبر 2012ء کو راولپنڈی میں وفات پاگئیں۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم انتصار احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ نے بیت العطا راولپنڈی کینٹ میں 4 نومبر کو صبح 9:30 بجے پڑھائی۔ اور ان کی تدفین احمد باغ قبرستان راولپنڈی میں ہوئی۔ بعد از تدفین مکرم اعجاز احمد مہار صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے خاکسار، مکرم سید مبشر احمد صاحب، تین بیٹیاں مکرمہ سیدہ راشدہ منصور صاحبہ، مکرمہ سیدہ شاہینہ وحید صاحبہ اور مکرمہ سیدہ ثمینہ عابد صاحبہ چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ملک مبشر احمد یاور صاحب اعوان سابق انسپکٹر الفضل مقیم جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ملک خالد محمود صاحب اعوان ولد مکرم ملک شریف احمد صاحب اعوان آف خوشاب مورخہ 4 نومبر 2012ء کو یرقان وجگر کی بیماری کی وجہ سے سول ہسپتال فیصل آباد میں وفات پاگئے۔ اسی روز بیت البشیر دارالعلوم جنوبی ربوہ میں بعد از نماز عشاء نماز جنازہ ادا کی گئی۔ عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم کی عمر 39 سال تھی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ، والدین، دو بھائی اور دو بہنیں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

تقریب تقسیم تعلیمی ایوارڈ

(جماعت احمدیہ کنری ضلع عمرکوٹ)

مکرم منور احمد بھٹی صاحب سیکرٹری تعلیم کنری ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

بفضل اللہ تعالیٰ عرصہ گیارہ سال سے جماعت احمدیہ کنری ہر سال شعبہ تعلیم کے زیرانتظام تقریب تقسیم تعلیمی ایوارڈز منعقد کر رہی ہے جس میں کے جی، نرسری، پرائمری اور مڈل سٹیج کے طلبہ وطالبات جنہوں نے دوران سال قرآن کریم کا ناظرہ مکمل کیا ہو انہیں انعام واسناد دی جاتی ہیں اور اپنی اپنی کلاسز میں اول دوم اور سوم آنے والوں کو نقد انعام اور میڈلز دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حسب روایت اس سال بھی یہ تقریب مورخہ 12/اکتوبر 2012ء کو زیرصدارت مکرم ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ انعقاد پذیر ہوئی۔ جس میں مہمان خصوصی مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، مکرم امیر صاحب ضلع، مکرم نائب ناظر صاحب تعلیم اور مکرم صدر صاحب کنری نے علی الترتیب باری باری مختلف درجات کے طلبہ وطالبات کو میڈلز، انعامات اور سندات سے نوازا۔ اول اور دوم پوزیشن لینے والے بچوں کی تعداد 19، 19 جبکہ سوم پوزیشن پر آنے والوں کی تعداد 17 تھی اس طرح کل 55 طلبہ وطالبات کو میڈلز انعامات اور سندات عطا کی گئیں اور نصائح کیں۔ نائب ناظر تعلیم نے دعا کروائی تقریب میں شامل اطفال، خدام اور انصار کی کل حاضری 90 تھی۔ ازاں بعد نائب ناظر صاحب تعلیم نے سلائیڈز کے ذریعہ بچوں کو علم کی اہمیت بتائی یہ پروگرام ایک گھنٹہ جاری رہا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین (نظارت تعلیم)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

15 نومبر 2012ء

12:10 am	خطاب حضور انور خدام الاحمدیہ اجتماع
1:00 am	ریئل ٹاک
2:05 am	فقہی مسائل
2:35 am	کڈز ٹائم
3:10 am	میدان عمل کی کہانی
4:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 فروری 2007ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم
6:00 am	الترتیل
6:30 am	خطاب حضور انور خدام الاحمدیہ اجتماع
7:35 am	فقہی مسائل
8:00 am	مشاعرہ
8:50 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	دورہ حضور انور برکینا فاسو
1:05 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:60 pm	پشتو سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:55 pm	پاکستان نیشنل اسمبلی
8:35 pm	Maseer-e-Shaindgan
9:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:05 pm	یسرنا القرآن
10:15 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ حضور انور

16 نومبر 2012ء

12:20 am	فیتھ میٹرز
1:25 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2:05 am	ترجمۃ القرآن
3:20 am	پاکستان نیشنل اسمبلی
4:00 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:10 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:05 am	دورہ حضور انور برکینا فاسو
7:20 am	جاپانی سروس
7:40 am	پاکستان نیشنل اسمبلی
8:15 am	ترجمۃ القرآن
9:05 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
11:45 am	دورہ حضور انور برکینا فاسو
12:45 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	فقہی مسائل
4:30 pm	تلاوت قرآن کریم
5:00 pm	سیرت النبی ﷺ
6:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:30 pm	بنگلہ سروس
8:40 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2012ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ حضور انور برکینا فاسو

باقی صفحہ 8 پر

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے حافظ آباد اور گوجرانوالہ کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

کیپسول زیابیطس
بلڈ شوگر کو کنٹرول کرنے کیلئے
کیپسول فشار
ہائی بلڈ پریشر کی کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

(بقیہ از صفحہ 7 ایم ٹی اے کے پروگرام)

17 نومبر 2012ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2012ء
3:00 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	یسرنا القرآن
5:50 am	دورہ حضور انور برکینا فاسو
7:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2012ء
8:15 am	راہ ہدیٰ
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
11:20 am	الترتیل
11:50 am	جلسہ سالانہ قادیان 2011ء
12:50 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:25 pm	سوال و جواب
2:45 pm	انڈونیشین سروس
3:45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2012ء
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	سٹوری ٹائم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	سپاٹ لائیٹ
8:45 pm	درس ملفوظات
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIVE
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2011ء

18 نومبر 2012ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
3:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2012ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	الترتیل
6:15 am	جلسہ سالانہ قادیان 2011ء
7:20 am	سٹوری ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2012ء
9:05 am	سپاٹ لائیٹ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	گلشن وقف نو
12:55 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سپینش سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2012ء
7:10 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	گلشن وقف نو
9:25 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:25 pm	گلشن وقف نو

درخواست دعا

مکرم حامد حسین صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔کہ میرے والد مکرم ملک منور حسین صاحب کو جرمنی میں ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ہسپتال داخل ہیں۔طبیعت کافی خراب ہے علاج جاری ہے۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔آمین

ضرورت سیکورٹی گارڈ
الصادق اکیڈمی میں سیکورٹی گارڈ کی ضرورت ہے
جو کہ اسلحہ کا لائسنس رکھتا ہو۔ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائیگی
اپنے کوائف صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ
مین آفس الصادق اکیڈمی دارالرحمت شرقی میں جمع کروائیں
مینیجر الصادق اکیڈمی
6214434-6211637

سلطان آٹو سٹور + ورکشاپ
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل ورکس
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956
429 بی پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

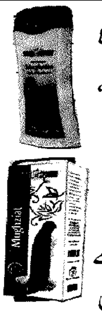

خالص جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ
سائیڈ ایفیکٹ سے پاک مصنوعات،شیمپو آئل،صابن ماسک اور فیس واشنر وغیرہ
مغزیات آئل اور شیمپو گنجے پن کو دور کر کے نئے بال اُگائے،بالوں کو گرنے سے اور سفید ہونے سے روکے،خشکی سے 100% نجات مضبوط صحت مند اور چمکدار بال
سعید غنی Since 1888
100% فیصد خالص الکحل سے پاک پرفیوم اور عربیک عطریات اب حاصل کریں
لاہور چوڑی محل اینڈ جیولری سنٹر پر
پروپرائٹر: مبشر احمد
0333-6546889
پتہ: النور مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S Islambad Pndi Lahore HAROON'S

ربوہ میں طلوع وغروب 10۔نومبر	
طلوع فجر	5:04
طلوع آفتاب	6:30
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:14

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تا کہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
munawar.jewelers: skype
munawar jewelers@yahoo.com
047-6211883,0321-7709883

گلشن سویٹس اینڈ بیکرز
اعلیٰ اور معیاری مٹھائیوں کا مرکز
اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار اور لذت ہماری پہچان
چاکلیٹ کیک ● فریش کریم کیک ● پیسٹری
کریم رول ● کوکونٹ بسکٹ ● سپیشل کیک رس
ختائی ● فروٹ کیک ● شیرمال ● رس
اور خستہ بسکٹ بھی دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری طارق محمود
بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ
فون دکان: 6213823 موبائل: 0343-7672823

FR-10